تفسیر سورۃ حجرات + سورۃ حدید

نوٹس سوالاً جواباً

درجہ ثانیہ 2025ء

جامعۃ المدینہ برلب دریا جہلم

رائیٹر

حافظ حسنین عطاری

میر حمزہ عطاری

بحکم

[redacted] فیضان مدنی صاحب

CamScanner

نازل ہوئی اور ان کے عمل کو سراہتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا: بے شک جو لوگ ادب اور تعظیم کے طور پر اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالی نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا (اور ان میں موجود پرہیزگاری کو ظاہر فرما دیا) ہے،ان کے لیے آخرت میں بخشش اور بڑا ثواب ہے

سوال: آیت ان الذین یغضون سے حاصل ہونے والی کوئی ایک اہم بات لکھیں؟:10

جواب: تمام عبادات بدن کا تقویٰ ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا ادب دل کا تقویٰ ہے.

سوال آیت ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرھم لا یعقلون کاشان نزول لکھے:11 :

جواب: بنو تمیم کے کچھ لوگ دوپہر کے وقت حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اس وقت حضور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم آرام فرما رہے تھے ان لوگوں نے حجروں کے باہر سے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو پکارنا شروع کر دیا اور حضور پر نور باہر تشریف لے آئے ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی جلالت شان کو بیان فرمایا گیا کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں اس طرح پکارنا جہالت اور بے عقلی ہے.

سوال : آیتِ ولو انھم صبرو کے تحت اساتذہ اور علمائے کرام کے ادب و احترام کے بارے :12 : میں ایک روایت لکھیں؟

جواب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے قران مجید کی تعلیم حاصل کرنے ان کے گھر تشریف لے جاتے تو دروازے کے پاس کھڑے ہو جاتے ہو اور ان کا دروازہ نہ کھٹکھٹاتے(بلکہ خاموشی سے ان کا انتظار کرتے) یہاں تک کہ وہ اپنے معمول کے مطابق باہر تشریف لے اتے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا یہ طرز عمل بہت برا معلوم ہوا تو اپ نے ان سے فرمایا: اپ نے دروازہ کیوں نہیں بجایا (تاکہ میں فوراً باہر آ جاتا اور اپ کو انتظار کی زحمت نہ اٹھانی پڑتی) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب دیا کہ عالم اپنی قوم میں اس طرح ہوتا ہے جس طرح نبی اپنی امت میں ہوتا ہے (یعنی عالم نبی کا وارث ہوتا ہے) اور(چونکہ) اللہ تعالی نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے بارے میں ارشاد فرمایا ولو انھم صبرو حتیٰ تخرج الیھم لکان خیرالھم"(اس لیے میں نے بھی دروازہ بجانے کی بجائے اپ کے باہر آنے کا انتظار کیا)

علامہ آلوسی رحمتہ اللہ تعالی علیہ اپنا طرز عمل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں میں نے یہ واقعہ بچپن میں پڑھا تھا اس کے بعد میں عمر بھر اسی کے مطابق اپنے استادوں کے ساتھ معاملہ کیا

سوال: آیت ,,ولو انھم صبروا؛؛ سے حاصل ہونے والی معلومات تحریر کریں؟:13

جواب: اس سے معلوم ہوا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دربار شریف کے آداب اللہ تعالی نے بنائے اور اسی نے سکھائے ہیں، یاد رہے کہ یہ عذاب صرف انسانوں پر ہی جاری نہیں بلکہ جن و انسانوں اور فرشتوں سب پر جاری ہیں اور یہ اداب کسی خاص وقت تک کے لیے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے-

سوال :یایھا الذین آمنو ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا: شان نزول تحریر کریں ؟:14 :

جواب: اس ایت کا شان نزول یہ بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالی عنہ کو بنی مصطلق سے صدقات وصول کرنے بھیجا زمانہ

CamScanner

جاہلیت میں ان کے اور ان کے درمیان دشمنی تھی جب حضرت ولید رضی اللہ تعالی عنہ ان کے علاقے کے قریب پہنچے اور ان لوگوں کو خبر ہوئی تو اس خیال سے کہ تو اس خیال سے کہ حضرت ولید رضی اللہ تعالی عنہ رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں بہت سے لوگ ان کی تعظیم کے لیے ان کا استقبال کرنے ائے لیکن حضرت ولید رضی اللہ تعالی عنہ نے گمان کیا کہ یہ پرانے دشمنی کو وجہ سے مجھے قتل کرنے ا رہے ہیں یہ خیال کر کے حضرت ولید رضی اللہ تعالی عنہ واپس ہو گئے اور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم سے (اپنے گمان کے مطابق) عرض کر دیا کہ حضور ان لوگوں نے صدقہ دینے سے منع کر دیا اور مجھے قتل کرنے کے در پے ہو گے ہیں حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کو حالات کی تحقیق کے لیے بھیجا حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ نے دیکھا کہ وہ لوگ اذانیں کہتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور ان لوگوں نے صدقات پیش کر دیے حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ یہ صدقات لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا اس پر یہ ایت کریمہ نازل ہوئی۔

سوال: معاشرے کو امن کا گہوارہ بنانے میں اسلام کا کردار کیا ہے؟ تحریر کریں؟:15

جواب :دین اسلام ان کاموں سے روکتا ہے جو معاشرتی امن کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں اور وہ کام کرنے کا حکم دیتا ہے جن سے معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بنتا ہے جیسے مذکورہ بلا آیت میں بیان کیے گئے میں بیان کیے گئے اصول کو اگر ہم اج کل کے دور میں پیش نظر رکھیں تو ہمارا معاشرہ امن کا گہوارہ بن سکتا ہے کیونکہ ہمارے ہاں لڑائی جھگڑے اور فسادات ہوتے ہیں اسی وجہ سے ہے کہ جب کسی کو اطلاع دی جاتی ہے تو وہ اس کی تصدیق نہیں کرتا بلکہ فورا غصہ میں ا جاتا ہے اور وہ کام کر بیٹھتا ہے جس کے بعد سارے زندگی پریشان رہتا ہے ا سی طرح ہمارے ہاں خاندانی طور پر جو جھگڑے ہوتے ہیں وہ اس نوعیت کے ہوتے ہیں چاہے وہ ساس بہو کا معاملہ ہو یا شوہر وہ بیوی کا کہ تصدیق نہیں کی جاتی اور لڑائیاں شروع کر دی جاتی ہیں۔

سوال: آیت ان جاءکم فاسق بنبا فتبینو سے حاصل ہونے والی معلومات تحریر کریں؟:16 :

: جواب

: اس ایت سے چار باتیں معلوم ہوئیں

ایک شخص اگر عادل ہو تو اس کی خبر معتبر ہے ۔:1

حاکم ایک طرفہ بیان پر فیصلہ نہ کریں بلکہ فریقین کا بیان سن کر ہی کوئی فیصلہ کرے۔:2

غیبت کرنے والے اور چغل خور کی بات ہرگز قبول نہ کی جائے۔:3

کسی کام میں جلدی نہ کی جائے ورنہ بعد میں پچھتانا پڑ سکتا ہے۔ :4

سوال: ایت وان طآئفتان من المومنین اقتتلو فاصلحو بینہما کا شان نزول تحریر کریں؟جواب: :17 :

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم دراز گوش پر سوار ہو کر تشریف لے جا رہے تھے اس دوران انصار کی مجلس کے پاس سے گزر ہوا تو وہاں تھوڑی دیر ٹھہرے اس جگہ دراز دراز گوش نے پیشاب کیا تو عبداللہ بن ابی نے ناک بند کر لی یہ دیکھ کر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مشک سے بہتر خوشبو رکھتا ہے حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم تو تشریف لے گئے لیکن ان دونوں میں بات بڑھ گئی اور ان دونوں کی قومیں آپس میں لڑ پڑے اور ہاتھا پائی تک نوبت پہنچ گئی صورتحال معلوم ہونے پر سرکار دو عالم صلی اللہ

تعالی علیہ والہ وسلم واپس تشریف لائے اور ان میں صلح کرا دی اس معاملے کے بارے میں یہ ایت نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا اے ایمان والو اگر مسلمان کے دو گروہ اپس میں لڑ پڑیں تو تم سمجھا کر ان میں صلح کرا دو پھر اگر ان میں سے ایک دوسرے پر ظلم اور زیادتی کرے اور صلح کرنے سے انکار کر دے تو مظلوم کی حمایت میں زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ تعالی کے حکم کی تڑپ پلٹ ائے پھر اگر وہ اللہ تعالی کے حکم سے کی طرف پلٹ ائے تو انصاف کے ساتھ دونوں گروہوں میں صلح کرا دو اور دونوں میں کسی میں سے کسی پر زیادتی نہ کرو (کیونکہ اس جماعت کو ہلاک کرنا مقصود نہیں بلکہ سختی کے ساتھ راہ راست پر لانا مقصود ہے) اور صرف اس معاملے میں ہی نہیں بلکہ ہر چیز میں عدل کرو بے شک اللہ تعالی عدل کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے تو وہ انہیں عدل کی اچھی جزا دے گا۔

سوال : آیت وان طآئفتان منَ المومنین اقتتلو فاصلحوا بینہما سے حاصل ہونے والی اہم :18 معلومات تحریر کریں ؟

جواب:1: سلطان اسلام باغیوں سے جنگ کرے یہاں تک کہ وہ اپنی بغاوت سے باز آ جائیں.

غلط فہمی کی وجہ سے بادشاہ اسلام کی مخالفت یا اس سے جنگ کرنے والا کافر اور فاسق :2 نہیں بلکہ مومن ہے.

مسلمانوں میں صلح کرانا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی سنت اور اعلیٰ :3 درجے کی عبادت ہے.

سوال: مسلمانوں میں صلح کروانے کے فضائل کے متعلق ایک حدیث لکھیں؟:19

جواب: خضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا ؛کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جو درجے میں روزے نماز اور زکوٰۃ سے بھی افضل ہو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کیوں نہیں ارشاد فرمایا آپس میں صلح کروا دینا

سوال : معاشرے سے ظلم کا خاتمہ کرنے میں دن اسلام کا کوئی اہم کردار ہو اس کے متعلق :20 : ایک روایت بیان کریں؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم میں ارشاد فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو خواں وہ ظالم ہو یا مظلوم کسی نے عرض کی یا رسوْل اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اگر وہ مظلوم ہو تو مدد کروں گا لیکن ظالم ہو تو کیسے مدد کروں ارشاد فرمایا اس کو ظلم سے روک دے یہی اس کی مدد کرنا ہے.

سوال :مظلوم کی حمایت اور فریاد رسی کرنے کا کوئی ایک فضائل لکھیں؟:21 :

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کسی مظلوم کی فریاد رسی کرے اللہ تعالی اس کے لیے 73 مغفرتیں لکھے گا ان میں سے ایک سے اس کے تمام کاموں کی درستی ہو جائے گی اور 72 سے قیامت کے دن اس کے درجے بلند ہوں گے.

سوال :صحابہ کرام علیہم الرضوان اور ان کے باہمی اختلافات سے متعلق کوئی دو اہم باتیں :22 لکھے؟

تابعین سے لے کر قیامت تک امت کا کوئی بڑے سے بڑا ولی کسی کم مرتبے والے صحابی :1 کے رتبہ تک نہیں پہنچ سکتا.

CamScanner

اللہ تعالی کی بارگاہ میں جو قرب صحابہ کرام رضی اللہ تعالی علیہم کو حاصل ہے وہ کسی 12 دوسرے امتی کو میسر نہیں اور جو بلند درجات یہ پائیں گے وہ کسی اور امتی کو نہ ملیں گے.
سوال:مسلمانوں کے باہمی تعلق کے بارے میں ایک حدیث لکھیں؟23
جواب:حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا سارے مسلمان ایک شخص کی طرح ہیں جب اس کی آنکھ میں تکلیف ہوگی تو سارے جسم میں تکلیف ہوگی اور اگر اس کے سر میں درد ہو تو سارے جسم میں درد ہوگا.
سوال: آیت یا ایہا الذین امنو لا یسخر قوم من قوم کا شان نزول لکھیں؟:24 :
جواب: حضرت ضحاک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں یہ آیت بنی تمیم کے ان افراد کے بارے میں نازل ہوئی جو حضرت عمار ،حضرت بلال،حضرت صہیب،حضرت سلمان اور حضرت سالم وغیرہ غریب صحابہ کرام رضی اللہ تعالی علیہم کی غربت دیکھ کر ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ مرد مردوں سے نہ ہنسیں یعنی مالدار غریبوں کا بلند نصب والے دوسرے نسب والوں کا تندرست اپاہج کا اور انکھ والے اس کا مزاق نہ اڑائیں جس کی انکھ میں عیب ہو ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہسنے والول سے صدق اور اخلاص میں بہتر ہو.
سوال :ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیرا منہن کا شان نزول لکھے؟25 :
جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن کے متعلق نازل ہوئی انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو چھوٹے قد کی وجہ سے شرمندہ کیا تھا.
سوال :مذاق اڑانے کا شرعی حکم اور اس فعل کی مذمت بیان کریں؟:26 :
جواب :مذاق اڑانے کا شرعی حکم بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی رحمتہ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں اہانت اور تحقیر کے لیے زبان یہاں اشارات یہاں کسی اور طریقے سے مسلمان کم مضاف اڑانا حرام و گناہ ہے کیونکہ اس ایک مسلمان کی تحقیر اور اس کی ایذا رسانی ہوتی ہے اور کسی مسلمان کی تحقیر کرنا اور دکھ دینا سخت حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے
سوال :خوش طبعی اور خوش مزاجی سے کیا مراد ہے ؟:27 :
جواب:کسی شخص سے ایسا مذاق کرنا حرام ہے جس سے ازیت پہنچے البتہ ایسا مذاق جو اسے خوش کردے اسے خوش طبعی اور خوش مزاجی کہتے ہیں .
سوال: خوش طبعی کرنے کا شرعی حکم بیان کریں؟:28
جواب :مفتی احمد یار خان نعیمی رحمت اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں." حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے کبھی کبھی خوش طبعی کرنا ثابت ہے؛ اسی لیے علمائے کرام فرماتے ہیں کہ . کبھی کبھی خوشبوی کرنا سنت مستحبہ ہے
امام محمد غزالی رحمت اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں اگر تم اس بات پر قادر ہو کہ جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم قادر تھے کہ مزاح (یعنی خوش طبعی)کرتے وقت صرف حق بات کہو ,کسی کے دل کو اذیت نہ پہنچاو ,حاد سے نہ بڑھو اور کبھی کبھی مزاح کرو تو تمہارے لیے بھی کوئی حرج نہیں لیکن مذاق کو پیشہ بنا لینا بہت بڑی غلطی ہے

CamScanner

سوال: سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی خوش طبعی کے متعلق ایک واقعہ 29:
تحریر کریں؟
جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے سواری مانگی تو ارشاد فرمایا "ہم تمہیں اونٹنی کے بچے پر سوار کریں گے۔ اس نے عرض کی :میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اونٹ کو اونٹنی ہی تو جنم دیتی ہے.

سوال: طعنہ دینے کی مذمت کے متعلق ایک حدیث مبارکہ تحریر کریں ؟30: :
اپ کی بھی لیس جواب حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "بہت لعن کرنے والے قیامت کے دن ناگواہ ہوں گے نہ شفیع"

سوال: ایک دوسرے کے برے نام رکھنے سے کیا مراد ہے ؟31: :
جواب: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ایک دوسرے کے برے نام رکھنے سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کر لی ہو تو اسے توبہ کے بعد اس برائی سے عار دلائی جائے جدیث پاک میں اس عمل کی وعید بھی بیان کی گئی ہے جیسا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنے بھائی کو اس کے کسی گناہ پر شرمندہ کیا تو وہ شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ اس گناہ کا ارتکاب نہ کر لے۔

سوال: آیت یا ایہا الذین آمنو لا یسخر قوم سے معلوم ہونے والے مسائل تحریر کریں؟ 32: :
جواب :اس ایت سے تین مسئلے معلوم ہوئے
.مسلمانوں کی کوئی قوم ذلیل نہیں؛ ہر مومن عزت والا ہے 1:
عظمت کا دارومدار محض نصب پر نہیں تقوی و پرہیزگاری پر ہے۔ 2:
مسلمان بھائی کو نسبی طعنہ دینا حرام اور مشرکوں کا طریقہ ہے ۔ 3:

سوال: بہت زیادہ گمان کرنے سے بچنے کا حکم کیوں دیا گیا ؟33:
جواب: امام فخر الدین رازی رحمت اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں یہاں گمان کرنے سے بچنے کا حکم اس لیے دیا گیا کیونکہ گمان ایک دوسرے کو عیب لگانے کا سبب ہے اس پر قبیح افعال صادر ہونے کا مدار ہے اور اسی سے خفیہ دشمن ظاہر ہوتا ہے اور کہنے والا جب ان امور سے یقینی طور پر واقف ہوگا تو وہ اس بات پر بہت کم یقین کرے گا کہ کسی میں عیب ہے تاکہ اسے عیب لگائے کیونکہ کبھی فعل بظاہر قبیح ہوتا ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا اس لیے کہ ممکن ہے کرنے والا اسے بھول کر رہا ہو یا دیکھنے والا غلطی پر ہو۔

سوال: گمان کی اقسام اور ان کا شرعی حکم بیان کریں ؟34:
اس کے بارے میں لوگ جواب گمان کی کئی اقسام ہیں، ان میں سے چار یہ ہیں
۔ واجب ، جیسے اللہ تعالی کے ساتھ اچھا گمان رکھنا1۔
۔ مستحب، جیسے صالح مومن کے ساتھ نیک گمان رکھنا2۔
۔ ممنوع حرام، جیسے اللہ تعالی کے ساتھ برا گمان کرنا اور یونہی مومن کے ساتھ برا گمان 3 کرنا۔
۔ جائز ،جیسے فاسق معلن کے ساتھ ایسا گمان کرنا جیسے افعال اس سے ظہور میں اتے ہوں4۔

CS CamScanner

سوال: گمان کی اقسام کے بارے میں حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالی عنہ کیا فرماتے :35 ہیں؟

جواب حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں گمان دو طرح کا ہے ایک وہ کے دل میں ائے اور زبان سے بھی کہہ دیا جائے یہ اگر مسلمان پر برائی کے ساتھ ہے تو گناہ ہے۔
دوسرا یہ کہ دل میں ائے اور زبان سے نہ کہا جائے یہ اگرچہ گناہ نہیں مگر اس سے بھی دل کو خالی کرنا ضروری ہے۔

سوال :بدگمانی کی مذمت پر ایک حدیث مبارکہ تحریر کریں؟:36 :

جواب : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے اپ کو بدگمانی سے بچاؤ کہ بدگمانی بدترین جھوٹ ہے ایک دوسرے کے ظاہری اور باطنی عیب مت تلاش کرو حرص نہ کرو، حسد نہ کرو، بغض نہ کرو ،ایک دوسرے سے روح گردانی نہ کرو اور اے اللہ کے بندوں بھائی بھائی ہو جاؤ۔

سوال: بدگمانی کے دینی اور دنیوی نقصانات تحریر کریں؟:37

: جواب: بدگمانی کے دینی نقصانات

- جس کے بارے میں بدگمانی کی اگر اس کے سامنے اس کا اظہار کر دیا تو اس کی دل آزاری 1 .ہو سکتی ہے اور شرعی اجازت کے بغیر مسلمان کی دل آزاری حرام ہے

اگر اس کی غیر موجودگی میں دوسرے کے سامنے اپنے برے گمان کا اظہار کیا تو یہ غیبت -2 ہو جائے گی اور مسلمان کی غیبت کرنا حرام ہے

:بدگمانی کرنے کے دنیوی نقصانات

- بدگمانی کرنے سے دو بھائیوں میں دشمنی پیدا ہو جاتی ہے ,ساس اور بہو ایک دوسرے کے 1 خلاف ہو جاتی ہیں، شوہر اور بیوی میں ایک دوسرے پر اعتماد ختم ہو جاتا ہے اور بات بات پر آپس میں لڑائی رہنے لگتی ہے اور اٹخر کار ان میں طلاق اور جدائی کی نوبت آ جاتی ہے، بھائی اور بہن کے درمیان تعلقات ٹوٹ جاتے ہیں اور یوں ایک ہنستا بستا گھر اجڑ کر رہ جاتا ہے۔

- دوسروں کے لیے برے خیالات رکھنے والے افراد پر فالج اور دل کی بیماریوں کا خطرہ.زیادہ 2 ہو جاتا ہے جیسا کہ حال ہی میں امریکن ہارڈ ایسوسی ایشن کی جانب سے جاری کردہ ایک تحقیقی رپورٹ میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ وہ افراد جو دوسروں کے لیے مخالفانہ سوچ رکھتے ہیں اور اس کی وجہ سے ذہنی دباؤ کا شکار اور غصے میں رہتے ہیں ان میں دل کی بیماریوں اور فالج کا خطرہ 86 فیصد بڑھ جاتا ہے۔

سوال:ولا تجسسوا آیت میں کیا حکم دیا گیا ہے؟:38

جواب: اس آیت میں یہ حکم دیا گیا کہ مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور ان کے پوشیدہ حال کی جستجو میں نہ رہو جسے اللہ تعالی نے اپنی ستاری سے چھپایا ہے

سوال: عیب چھپانے کی ایک فضیلت لکھیں؟:39

جواب :حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایسی چیز دیکھے جس کو چھپانا چاہیے اور اس نے پردہ ڈال دیا یعنی چھپا دی تو ایسا ہے جیسے موءودہ(یعنی زمین میں دبا دی جانے والی بچی کو (زندہ کیا

CamScanner

سوال :لوگوں کے عیب تلاش کرنے کی بجائے اپنے عیبوں کی اصلاح کی جانے کے متعلق :40
r ایک روایت لکھیں؟

جواب :حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی انکھ میں تنکا دیکھتا ہے اور اپنی انکھ کو بھول جاتا ہے۔

CamScanner

41 سوال :ولا یغتب بعضکم بعضا اس آیت کاشان نزول بیان کریں؟:

جواب :جب سرکار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم جہاد کے لیے روانہ ہوتے اور سفر اور سفر فرماتے تو ہر دو مالداروں کے ساتھ ایک غریب مسلمان کو کر دیتے کہ وہ غریب ان کی خدمت کرے اور وہ اسے کھلائیں پلائیں یوں ہر ایک کا کام چلے چنانچہ اِسی دستور کے مطابق حضرت سلمان رضی اللہ تعالی عنہ دو آدمیوں کے ساتھ کیے گئے تھے ایک روز وہ سو گئے اور کھانا تیار نہ کر سکے تو ان دونوں نے انہیں کھانا طلب کرنے کے لیے رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی خدمت میں بھیجا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے کچن کے خادم حضرت اسامہ رضی اللہ تعالی عنہ تھے ان کے پاس کھانے کے لیے کچھ باقی نہ رہا تھا اس لیے انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے حضرت سلمان نے یہی آ کر کہہ دیا تو ان دونوں رفیقوں نے کہا اسامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بخل کیا جب وہ حضور انور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا میں تمہارے منہ میں گوشت کی رنگت دیکھتا ہوں انہوں نے عرض کی ہم نے گوشت کھایا ہی نہیں ارشاد فرمایا تم نے غیبت کی اور جو مسلمان کی غیبت کرے اس نے مسلمان کا گوشت کھایا.

CamScanner

سوال :غیبت اور اس کی مذمت کے متعلق ایک حدیث لکھیں؟42:

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھایا اس کے پاس قیامت کے دن اس کے بھائی کا گوشت لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا تم جس طرح دنیا میں اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتے تھے اب زندہ کا گوشت کھاؤ وہ چیخ مارتا ہوا اور منہ بگاڑتا ہوا کھائے گا۔

سوال غیبت کی تعریف بیان کریں؟43: :

جواب :صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمتہ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں .غیبت کے یہ معنی ہے کہ کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو (جس کو وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا پسند نہ کرتا ہو) اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا اور اگر اس میں وہ بات ہی نہ ہو تو یہ غیبت نہیں بلکہ ہے۔

سوال: غیبت کے متعلق ایک شرعی مسئلہ لکھیں ؟44: :

جواب :جس طرح زندہ آدمی کی غیبت ہو سکتی ہے مرے ہوئے مسلمان کو برائی کے ساتھ یاد کرنا بھی غیبت ہے جبکہ وہ صورتیں نہ ہوں جن میں عیوب کا بیان کرنا غیبت میں داخل نہیں مسلم کی غیبت جس طرح حرام ہے کافر زمی کی بھی نا جائز ہے کہ ان کے حقوق بھی مسلم کی طرح ہیں جبکہ کافر حربی کی برائی کرنا غیبت نہیں۔

سوال: غیبت سے توبہ اور معافی کے متعلق ایک شرعی مسئلہ لکھیں؟45:

جواب: اس نے معافی مانگی اور اس نے معاف کر دیا مگر اس نے سچائی اور خلوص دل سے معافی نہیں مانگی تھی محض ظاہری اور نمائشی یہ معافی تھی تو ہو سکتا ہے کہ اخرت میں مواءخذہ ہو کیونکہ اس نے یہ سمجھ کر معاف کیا تھا کہ یہ خلوص کے ساتھ معافی مانگ رہا ہے۔

سوال: آیت یا ایہا الناس خلقتکم من ذکروانثی کا مختصر خلاصہ تحریر کریں؟46: :

جواب: ارشاد فرمایا اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور جب نسب کے اس انتہائی درجہ پر جا کر تم سب کے سب مل جاتے ہو تو نصب میں ایک دوسرے پر فخر اور بڑائی کا اظہار کرنے کی کوئی وجہ نہیں سب برابر ہو اور ایک جد اعلیٰ کی اولاد ہو اور ہم نے تمہیں مختلف قومیں قبیلے اور خاندان بنایا تاکہ تم آپس میں ایک دوسرے کی پہچان رکھو اور ایک شخص دوسرے کا نسب جانے اور اس طرح کوئی اپنے باپ دادا کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب نہ کرے نہ یہ کہ اپنے نسب پر فخر کرنے لگ جائے اور دوسروں کی تحقیر کرنا شروع کر دے۔

سوال: نسب کے ذریعے فخر و تکبر کرنے کی مذمت کے متعلق ایک روایت تحریر کریں؟47:

جواب: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی موجودگی میں ایک شخص سے میری تکرار ہو گئی تو میں نے کہا اے کالی عورت کے بیٹے تو نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ اے ابوذر! صاع پورا نہیں بھرا جاتا سفید عورت کے بیٹے کو سیاہ عورت کے بیٹے پر کوئی فضیلت نہیں حضرت ابوذر فرماتے لگے میں لیٹ گیا اور اس شخص سے کہا اٹھو اور میرے رخسار کو پامال کرو۔

سوال:حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں فخر و تکبر کرنے والوں کا انجام کیا ہوا؟48: :

جواب: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کے سامنے دو آدمیوں نے ایک دوسرے پر فخر کیا ان میں سے ایک نے کہا میں فلاں کا بیٹا ہوں فلاں ہوں اس طرح وہ نو پشتیں شمار کر گیا اور کہا تیری تو ماں ہی نہیں ہے اللہ تعالی نے حضرتِ موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی

کہ جس نے فخر کا اظہار کیا ہے اس سے فرما دیجئے: وہ نو کی نو پشتیں جہنم میں جائیں گی اور تم ان کے ساتھ دسویں ہوں گے۔

سوال: آیت ان اکرمکم عنداللہ اتقکم:کا شان نزول تحریر کریں ؟:49

جواب: حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم مدینہ منورہ کے بازار تشریف لے گئے وہاں ملاحظہ فرمایا کہ ایک حبشی غلام یہ کہہ رہا تھا: جو مجھے خریدے اس سے میری یہ شرط ہے کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی اقتداء میں پانچوں نمازیں ادا کرنے سے منع نہ کرے اس غلام کو ایک شخص نے خرید لیا پھر وہ غلام بیمار ہو گیا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے پھر اس کی وفات ہوگئی اور رسولِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اس کی تدفین میں تشریف لائے اس کے بارے میں لوگوں نے کچھ کہا تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

سوال: حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے خطبہ دیتے ہوئے کتنے قسم کے لوگوں کے بارے میں ارشاد :50 فرمایا؟

جواب:حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا,:;اب صرف دو قسم کے لوگ ہیں۔

متقی نیک اور متقی شخص جو کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معزز ہے۔ (1)

گنہگار اور بدبخت آدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ذلیل و خوار ہے۔(2)

سوال: عزت اور فضیلت کا مدار پرہیزگاری ہے اس کے متعلق 1 روایات بیان کریں؟:51

جواب :حضرت عداء بن خالد رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں میں حجتہ الوداع کے دن نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے منبر اقدس کے نیچے بیٹھا ہوا تھا اپ نے اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا بے شک اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے ترجمہ؛ اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم آپس میں پہچان رکھو بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں اور نہ ہی کسی عجمی کو عربی پر فضیلت حاصل ہے کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں . نہ ہی کسی گورے کو کالے پر فضیلت حاصل ہے بلکہ فضیلت صرف تقوی اور پرہیز گاری ہے۔

سوال:آیت قالت الاعراب امنا کا شان نزول لکھیں؟:52

جواب: بنو اسد بن حزیمہ کے کچھ لوگ خشک سالی کے زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی خدمتِ میں حاضر ہوئے اور اسلام کا اظہار کیا ان لوگوں نے مدینہ کے راستوں میں گندگی پھیلائی اور ان کی وجہ سے وہاں غلہ کے دام بھرگئے اور دوسری طرف صبح و شام رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی خدمت میں آ کر احسان جتاتے اور کہتے: ہمیں کچھ دیجئے۔ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا دیہاتیوں نے کہا: ہم ایمان لے آئے اے حبیب آپ ان سے فرما دیں تم سچے دل سے ایمان تو نہیں لائے ہاں یوں کہو کہ ہم ظاہری طور پر فرمانبردار ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم ظاہری اور باطنی طور پر سچائی اور اخلاص کے ساتھ نفاق کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے نیک اعمال کے ثواب سے کچھ کمی نہیں کرے گا بلکہ تمہیں اپنی شان کے لائق جزا دے گا جو تمہارے وہم و گمان سے باہر ہے بے شک اللہ تعالیٰ بندوں کے گناہوں پر پردہ ڈال کر انہیں بخشنے والا اور انہیں توبہ کی ہدایت دے کر ان پر مہربانی فرمانے والا ہے۔

سوال:قل اتعلمون اللہ بدینکم آیت کا شان نزول تحریر کریں ؟;53

جواب: جب اس سے پہلے کی دونوں آیتیں نازل ہوئیں تو دیہاتیوں نے قسمیں کھا کر کہا کہ ہم مخلص مومن ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو خطاب فرمایا گیا اے پیارے حبیب

CamScanner

آپ ان سے فرما دیں کیا تم اللہ تعالی کو اپنے دین کی خبر دے رہے ہو حالانکہ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں موجود ہے اللہ تعالی اسے جانتا ہے اور اس سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے اور اللہ تعالی کی شان یہ ہے کہ وہ سب کچھ جانتا ہے مومن کا ایمان بھی اسے معلوم ہے اور منافق کا نفاق بھی اس کے علم میں ہے تمہارے بتانے اور خبر دینے کی حاجت نہیں ۔

سوال: کیا مخلوق میں سے کسی کا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم پر احسان ہے؟:54 :

جواب: مخلوق میں سے کسی کا حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم پر احسان نہیں بلکہ سب حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا احسان ہے کہ ہمیں جو نعمتیں ملی وہ حضور کے طفیل ہی ملیں اگر تمام جہان کافر ہو جائیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا کچھ نہیں بگڑتا اور اگر تمام دنیا مومنوں متقی ہو جائے تو حضور انور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم پر کچھ احسان نہیں اگر ہم سورج سے نور لے لیں تو ہمارا احسان سورج پر نہیں بلکہ اس کا ہم پر احسان ہے

الحمدللہ تفسیر سورت الحجرات مکمل :

سوال: سورۃ الحدید کا مقام نزول تحریر کریں؟:

جواب سورۃ الحدید کے مقام نزول کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ یہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔

سوال: سورۃ الحدید میں کتنے رکوع اور کتنی آیات ہیں؟:2

جواب: سورۃ الحدید میں 4 رکوع اور 29 آیتیں ہیں۔

سوال: سورۃ الحدید کی وجہ تسمیہ تحریر کریں؟:3 :

جواب :عربی میں لوہے کو حدید کہتے ہیں اور اس سورت کی آیت نمبر 25 میں اللہ تعالی نے حدید یعنی لوہے کے فوائد بیان فرمائے ہیں, اسی مناسبت سے اس سورۃ کا نام سورت حدید رکھا گیا۔

سوال: سورۃ الحدید کی فضیلت بیان کریں؟:4

جواب حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں " تاجدار رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سونے سے پہلے مسبحات (سورتوں) کی تلاوت فرماتے اور ارشاد فرماتے ان صورتوں میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔

یاد رہے کہ مسبحات سے مراد وہ سورتیں ہیں جن کی ابتدا میں تسبیح کی آیات ہیں, جیسے سورۃ الحدید , سورۃ حشر , سورۃ صف , سورۃ جمعہ اور سورۃ تغابن

سوال :سورۃ الحدید کا مرکزی مضمون تحریر کریں؟:5 :

جواب: اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں عقیدے اور ایمان سے متعلق جہاد اور راہ خدا میں خرچ کرنے کے بارے میں اور ان کے علاوہ دیگر چیزوں سے متعلق شرعی امور بیان کیے گئے ہیں

سوال: سورۃ واقعہ کے ساتھ سورۃ الحدید کی کیا مناسبت ہے؟:6 :

جواب: سورۃ الحدید کی اپنے سے ما قبل سورت (سورہ واقعہ) کے ساتھ مناسب یہ ہے کہ سورۃ الواقعہ کے آخر میں تسبیح کرنے کا حکم دیا گیا اور سورۃ الحدید کی ابتدا میں تسبیح بیان کر کے گویا ہمیں اس کا طریقہ سکھا دیا گیا. یا آسمان و زمین میں موجود چیزوں کی تسبیح کا ذکر کر کے ایک اور انداز میں ترغیب دی گئی ہے.

CamScanner

سوال : آیت ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیء علیم میں اللہ تعالی کی جو پانچ صفات بیان ہوئی :7 :
ہیں ان کا مختر خلاصہ تحریر کریں؟

جواب: پہلی صفت: وہی اول ہے

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالی اپنی ذات اور صفات کے اعتبار سے ہر چیز سے پہلے ہے کہ وہ اس وقت بھی تھا جب کسی چیز کا وجود نہ تھا اس کے لیے کوئی ابتدا نہیں۔

دوسری صفت: وہی اخر ہے

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالی ہر چیز کے ہلاک اور فنا ہونے کے بعد رہنے والا ہے کہ سب فنا ہو جائیں گے اور وہ ہمیشہ رہے گا اس کے لیے کوئی انتہا نہیں۔

تیسری صفت :وہی ظاہر ہے

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالی دلائل و براہین سے ایسا ظاہر ہے کہ ذرے ذرے میں اس کے وجود پر دلالت کرنے والے دلائل موجود ہیں اللہ تعالی کے ظاہر ہونے کے معنی یہ ہے کہ وہ ہر چیز پر غالب ہے۔

چوتھی صفت :وہی باطن ہے

اس سے مراد یہ ہے کہ حواس اللہ تعالی کا ادراک کرنے سے عاجز ہیں اور اس کی ذات ایسی پوشیدہ ہے کہ عقل کی اس تک رسائی نہیں اور یہ پوشیدگی دنیا و اخرت دونوں میں ہے۔

.پانچویں صفت: وہی ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہر شے کو ہر طرح سے جانتا ہے

سوال :اللہ تعالی نے آسمان و زمین کو کتنے دن میں پیدا فرمایا؟:8 :

اللہ جواب :اللہ تعالی نے زمین اور اسمان کو دنیا کے ایام کے حساب سے چھ دن میں پیدا فرمایا

سوال : اللہ تعالی دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور رات کو دن میں داخل کرتا ہے اس سے کیا مراد ہے؟:9 :

جواب :اس ایت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی موسم میں رات کی مقدار کم کر کے اور دن کی مقدار بڑھا کر رات کے کچھ حصے کو دن میں داخل کرتا ہے اور کسی موسم میں دن کی مقدار کم کر کے اور رات کی مقدار بڑھا کر دن کے کچھ حصے کو رات میں داخل کرتا ہے ۔

سوال: راہ خدا میں حرچ کرنے کی ترغیب کے بارے میں ایک حدیث بیان کریں ایک حدیث لکھیں ؟:10 :

جواب: حضرت امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے ابن آدم اگر تم اپنا ضرورت سے زائد مال خرچ کر دو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا اور اگر تم اسے روکے رکھو گے تو یہ تمہارے حق میں برا ہے اور تمہیں اتنے مال پر ملامت نہ کی جائے گی جو تمہیں قناعت کی صورت میں لوگوں کی محتاجی سے محفوظ رکھے اور اپنے خرچ کی ابتدا اپنے زیر کفالت لوگوں سے کرو اور اوپر والے ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہیں۔

سوال:مہاجرین اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کا مقام دیگر صحابہ سے بلند ہے اس کے بارے :11 :
میں لکھیں؟

جواب: آیت کے اس حصے اولئک

CamScanner

اعظم درجتہ سے معلوم ہوا کہ مہاجرین و انصار صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی عظمت اور ان کا مقام دیگر صحابہ کرام سے بہت بلند ہے انہیں میں حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضی شیر خدا کرم اللہ وجہ الکریم بھی شامل ہیں اور ان کی عظمت کی گواہی خود اللہ تعالیٰ قران پاک میں دے رہا ہے اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے جو ان کی شان میں زبان طعن دراز کرتے ہیں اور انہیں برے الفاظ سے یاد کرتے ہیں اسی کے بارے میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ ان کی شان یہ ہے کہ تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کر دے تو وہ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم میں سے کسی ایک کے مد بلکہ اس کے نصف خیرات کرنے تک نہیں پہنچ سکتا سبحان اللہ

سوال: راہ خدا میں خرچ کرنے کا کیا ثواب ہے اس کے بارے میں ایک روایت بیان کریں؟:12 :

جواب: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ابو دحداح انصاری رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی:یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کیا اللہ تعالی چاہتا ہے کہ ہم قرض دیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا,, ہاں اے ابو دحداح! آپ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اپنا دست اقدس مجھے دکھائیے, حضرت ابودحداح نے دست اقدس تھام کر عرض کی: میں نے اپنا باغ اپنے رب کی بارگاہ میں بطورِ قرض پیش کر دیا حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں ان کے باغ میں 600 کھجور کے درخت تھے اور ام

دحداح اور ان کے بچے بھی اسی میں رہتے تھے حضرت ابو دحداح رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے انہوں نے پکارا اے ام دخداح! انہوں نے عرض کی لبیک میں حاضر ہوں حضرت ابو دحداح نے فرمایا آپ اس باغ سے نکل چلیں کیونکہ میں نے اس باغ کو اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں بطورِ قرض پیش کر دیا ہے۔

سوال: حضرت ابوبکر صدیق کی شان بیان کریں؟:13 :

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں ہم تاجدار رسالت صلی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے اور ان کے پاس حضرت ابوبکر صدیق بھی حاضر تھے اور اپ نے ایک عباء یعنی پاؤں تک لمبا کوٹ پہنے ہوئے تھے اور اسے آگے سے باندھا ہوا تھا اس وقت جبرائیل امین نازل ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو اللہ کی طرف سے سلام پیش کیا اور عرض کی یارسول اللہ یہ کیا بات ہے کہ میں حضرت ابوبکر صدیق کو اس حال میں دیکھا کہ آپ ایک ایسی عباء یعنی پاؤں تک لمبا کوٹ پہنے ہوئے ہیں جسے سامنے سے کانٹوں کے ساتھ جوڑا ہوا ہے رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے جبرائیل ان کی یہ حالت اس لیے ہے کہ کیونکہ انہوں نے اپنا سارا مال مجھ پر خرچ کر دیا تھا حضرت جبرائیل نے عرض کیا آپ حضرت ابوبکر صدیق کو اللہ تعالی کی طرف سے سلام پیش کیجئے اور ان سے فرما دیجئے کہ اللہ تعالی آپ سے فرما رہا ہے کہ تم اپنے اس فقر پر مجھ سے راضی ہو یا ناراض حضور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق کی طرف توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا اے ابوبکر حضرت جبرائیل تمہیں اللہ تعالی کی طرف سے سلام پیش کر رہے ہیں اور اللہ تعالی فرماتا ہے کہ تم اپنے اس فقر پر مجھ سے راضی ہو یا ناراض یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے اور عرض کرنے لگے کیا میں اپنے رب سے ناراض ہو سکتا ہوں میں اپنے رب سے راضی ہوں میں اپنے رب سے راضی ہوں ۔

سوال: حضرت عبداللہ بن مسعود اللہ تعالی کے اس فرمان:14 :

یسعی نورھم بین ایدیھم کے بارے میں کیا کہتے ہیں ؟

جواب: آپ رضی اللہ تعالی عنہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں ایمان والوں کو ان کے اعمال کے مطابق نور عطا کیا جائے گا جس کی روشنی میں وہ پل صراط پار کریں گے حتیٰ کہ ان میں سے بعض مومن ایسے ہوں گے جن کا نور پہاڑ کی مانند ہوگا اور بعض مومن ایسے ہوں گے جن کا نور کھجور کے درخت کی مثل ہوگا اور ان میں

CamScanner

سے سب سے کم نور اس شخص کا ہوگا جس کا نور اس کے انگوٹھے پر ہوگا جو کبھی روشن ہوگا اور کبھی بجھ جائے گا۔

سوال آیت یان الذین آمنوا کا شان نزول تحریر کریں ؟:15

جواب: اس آیت کے شان نزول کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اپنے سرائے اقدس سے باہر آئے اور مسجد میں صحابہ کرام کی ایک جماعت کے پاس تشریف لے گئے وہ لوگ آپس میں ہنس رہے تھے اپ ان کے پاس اس حال میں گئے کہ آپ کی چادر مبارک گھسٹ رہی تھی اور چہرہ انور سرخ تھا اپ نے ان سے ارشاد فرمایا تم ہنس رہے ہو حالانکہ ابھی تک تمہارے رب کی طرف سے امان نہیں آئی کہ اس نے تمہیں بخش دیا ہے اور تمہارے ہنسنے پر یہ آیت نازل ہوئی ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ہنسی کا کفارہ کیا ہے ارشاد فرمایا اتنا ہی رونا۔

سوال:دل کی سختی کی علامات تحریر کریں ؟:16 :

اللہ تعالی کے ذکر سے غفلت برتنا:1

قران پاک کی تلاوت نہ کرنا 3:موت کو یاد نہ کرنا :2

بیکار باتیں زیادہ کرنا:4

فحش گوئی کرنا :5

سوال:دل کی سختی کے اسباب کے متعلق کوئی ایک روایت بیان کریں؟:17 :

جواب:حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرے اور جو نہ کرے زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

CamScanner